

ولادت حضرت علی اکبر علیہ السلام

<?xml encoding="UTF-8?">

حضرت علی اکبر (ع) بن ابی عبداللہ الحسین (ع) 11 شعبان سن 43 ھ (1) کو مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے آپ امام حسین بن علی بن ابی طالب (ع) کے بڑے فرزند تھے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا نام لیلی بنت مرہ بن عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔ لیلی کی والدہ میمونہ بنت ابی سفیان جوکہ طایفہ بنی امیہ سے تھیں۔ (2) اس طرح علی اکبر (ع) عرب کے تین مہم طایفوں کے رشتے سے جڑے ہوئے تھے والد کیطرف سے طایفہ بنی ہاشم سے کہ جس میں پیغمبر اسلام (ص) حضرت فاطمہ (س)، امیر المومنین علی بن ابیطالب (ع) اور امام حسن (ع) کے ساتھ سلسلہ نسب ملتا ہے اور والدہ کی طرف سے دو طایفوں سے بنی امیہ اور بنی ثقیف یعنی عروہ بن مسعود ثقفی، ابی سفیان، معاویہ بن ابی سفیان اور ام حبیبہ ہمسر رسول خدا (ص) کے ساتھ رشتہ داری ملتی تھی اور اسی وجہ سے مدینہ کے طایفوں میں سب کی نظر میں آپ خاصا محترم جانے جاتے تھے۔ ابو الفرج اصفہانی نے مغیرہ سے روایت کی ہے کہ: ایک دن معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ: تم لوگوں کی نظر میں خلافت کیلئے کون لایق اور مناسب ہے؟ اس کے ساتھیوں نے جواب دیا: ہم تو آپ کے بغیر کسی کو خلافت کے لایق نہیں سمجھتے! معاویہ نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے۔ بلکہ خلافت کیلئے سب سے لایق اور شایستہ علی بن الحسین (ع) ہے کہ اسکا نانا رسول خدا (ص) ہے اور اس میں بنی ہاشم کی دلیری اور شجاعت اور بنی امیہ کی سخاوت اور ثقیف کی فخر و فخامت جمع ہے (3)

حضرت علی اکبر (ع) کی شخصیت کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ کافی خوبصورت، شیرین زبان پر کشش تھے، خلق و خوی، اٹھنا بیٹھنا، چال ڈال سب پیغمبر اکرم (ص) سے ملتا تھا۔ جس نے پیغمبر اسلام (ص) کو دیکھا تھا وہ اگر دور سے حضرت علی اکبر کو دیکھ لیتا گمان کرتا کہ خود پیغمبر اسلام (ص) ہیں۔ اسی طرح شجاعت اور بہادری کو اپنے دادا امیر المومنین علی (ص) سے وراثت میں حاصل کی تھی اور جامع کمالات، اور خصوصیات کے مالک تھے۔ (4)

ابوالفرج اصفہانی نے نقل کیا ہے کہ حضرت علی اکبر (ص) عثمان بن عفان کے دور خلافت میں پیدا ہوئے ہیں (5) اس قول کے مطابق شہادت کے وقت آنحضرت 25 سال کے تھے

حضرت علی اکبر (ع) نے اپنے دادا امام علی ابن ابی طالب (ع) کے مکتب اور اپنے والد امام حسین (ع) کے دامن شفقت میں مدینہ اور کوفہ میں تربیت حاصل کر کے رشد و کمال حاصل کر لیا

امام حسین (ع) نے ان کی تربیت اور قرآن، معارف اسلامی کی تعلیم دینے اور سیاسی اجتماعی اطلاعات سے مجہز کرنے میں نہایت کوشش کی جس سے ہر کوئی حتی دشمن بھی ان کی ثنا خوانی کرنے سے خود کو روک نہ پاتا تھا

بہر حال، حضرت علی اکبر (ع) نے کربلا میں نہایت مؤثر کردار نبھایا اور تمام حالات میں امام حسین (ع) کے ساتھ تھے اور دشمن کے ساتھ شدید جنگ کی۔ (6)

شایان ذکر ہے کہ حضرت علی اکبر (ع) عرب کے تین معروف قبیلوں کے ساتھ قربت رکھنے کے باوجود عاشور کے دن یزید کے شپاہیوں کے ساتھ جنگ کے دوران اپنی نسب کو بنی امیہ اور ثقیف کی طرف اشارہ نہ کیا، بلکہ صرف بنی ہاشمی ہونے اور اہل بیت (ع) کے ساتھ نسبت رکھنے پر افتخار کرتے ہوئے یوں رجز خوانی کرتے تھے:

أَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ نَحْنُ وَبَيْتُ اللَّهِ أَوْلَىٰ بِالنَّبِيِّ
أَضْرِبُكُمْ بِالسَّيْفِ حَتَّىٰ يَنْثَنِي ضَرَبَ غُلَامٌ هَاشِمِيٌّ عَلَوِيٍّ
وَلَا يَزَالُ الْيَوْمَ أَحْمِي عَنْ أَبِي تَالَلَهُ لَا يَحْكُمُ فِينَا ابْنُ الدَّعِي

عاشور کے دن بنی ہاشم کا پہلا شہید حضرت علی اکبر (ع) تھے اور زیارت معروفہ شہدا میں بھی آیا ہے :

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ قَتِيلٍ مِنْ نَسْلِ خَيْرِ سُلَيْلٍ. (7)

حضرت علی اکبر (ع) نے عاشور کے دن دو مرحلوں میں عمر سعد کے دو سو سپاہیوں کو ہلاک کیا اور آخر کار مرہ بن منقذ عبدی نے سرمبارک پر ضرب لگا کر آنحضرت کو شدید زخمی کیا اور اس کے بعد دشمن کی فوج میں حوصلہ آیا اور حضرت پر ہر طرف سے حملہ شروع کر کے شہید کیا

امام حسین (ع) انکی شہادت پر بہت متاثر ہوئے اور ان کے سر ہانے پہنچ کر بہت روئے اور جب خون سے لت پت سر کو گود میں لیا ، فرمایا: عَلَيَّ الدُّنْيَا بَعْدَكَ الْعَفَا. (8)

شہادت کے وقت حضرت علی اکبر (ع) کی عمر کے بارے میں اختلاف ہے ۔ بعض نے 18 سال ، بعض نے 19 سال اور بعض نے 25 سال کہا ہے (9)

مگر یہ کہ امام زین العابدین (ع) سے بڑے تھے یا چھوٹے اس پر بھی مورخوں اور سیرہ نویسوں کا اتفاق نہیں ہے ۔ البتہ امام زین العابدین (ع) سے روایت نقل کی گئی ہے کہ جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ سن کے اعتبار سے علی اکبر (ع) سے چھوٹے تھے ۔ امام زین العابدین (ع) نے فرمایا ہے : کان لی اخ یقال لہ علی ، اکبر منی قتله الناس ۔۔۔ (10)

حوالہ:

- 1- مستدرک سفینہ البحار (علی نمازی)، ج 5، ص 388
- 2- أعلام النساء المؤمنات (محمد حسون و امّ علی مشکور)، ص 126؛ مقاتل الطالبیین (ابوالفرج اصفہانی)، ص 52
- 3- مقاتل الطالبیین، ص 52؛ منتهی الآمال (شیخ عباس قمی)، ج 1، ص 373 و ص 464
- 4- منتهی الآمال، ج 1، ص 373
- 5- مقاتل الطالبیین، ص 53
- 6- منتهی الآمال، ج 1، ص 373؛ الارشاد (شیخ مفید)، ص 459
- 7- منتهی الآمال، ج 1، ص 375
- 8- همان
- 9- همان و الارشاد، ص 458
- 10- نسب قریش (مصعب بن عبداللہ زبیری)، ص 85، الطبقات الکبری (محمد بن سعد زہری)، ج 5، ص 211